عرب جمہوریہ مصر
وزارت اوقاف

۱۶ رمضان ۱۴۴۴ھ
۷ اپریل ۲۰۲۳ء

عبادتوں میں اطمینان وسکون

اطمینان وسکون دل کا نور ویقین اور اس کا چین ہے، جو اللہ تعالی اپنے مومن بندوں کے اوپر نازل فرماتا ہے، جس کے بعد کوئی بھی مصیبت اسے پریشان نہیں کرتی، فتنے اور آزمائشیں اس کا بال بیکا نہیں کر سکتیں، سختیاں اس کی ہمت کو کمزور نہیں کر سکتیں، بلکہ یہ سب مصیبتیں اور آزمائشیں اس کے ایمان ویقین اور اطمینان وسکون میں اضافہ ہی کرتی ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:"إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَى وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ""" اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا اطمینان اتارا اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھی اور کافروں کی بات نیچے ڈالی اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے" [توبہ:۴۰]

قرآن کریم نے اطمینان وسکون پر خاص توجہ دی ہے اور کچھ اس طرح سے دی ہے کہ دل ہلا دینے والے سخت اوقات اور خوف وہراس کے لمحات کا ذکر کرنے کے بعد ان ایمانی یقین کے مناظر کو پیش کیا، جن میں کہیں پر تو متقین کے دل پر اطمینان وسکون نازل ہو رہا ہے اور کہیں پر اللہ کی معیت اور اس کی مدد ونصرت کی بشارتیں سنائی جا رہی ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:"وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (١٢٣) إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ (١٢٤) بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا

وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ (١٢٥) وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ"" اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے تو اللہ سے ڈرو کہ کہیں تم شکر گزار ہو (۱۲۴) جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اتار کر (۱۲۵) ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آپڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا (۱۲۶) اور یہ فتح اللہ نے نہ کی مگر تمہاری خوشی کے لیے اور اسی لیے کہ اس سے تمہارے دلوں کو چین ملے اور مدد تو صرف اللہ غالب حکمت والے کے پاس سے ہی ہے" [آل عمران:۱۲۳-۱۲۷] غزوۂ حنین کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے: "لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ (٢٥) ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَذَلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ"" بے شک اللہ نے بہت جگہ تمہاری مدد کی اور حنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر اترا گئے تھے تو وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ دکھا کر پھر گئے (۲۵) پھر اللہ نے اپنی تسکین اتاری اپنے رسول پر اور مسلمانوں پر اور وہ لشکر اتارے جو تم نے نہ دیکھے اور کافروں کو عذاب دیا اور منکروں کی یہی سزا ہے" [توبہ:۲۵/۲۶]

اسی طرح صلح حدیبیہ کے روز معاہدہ کی خشک اور ظالمانہ شرائط دیکھ کر صحابہ کرام کے دلوں کو بہت ٹھیس پہنچی، اس پر اللہ تعالی نے ان کے دلوں پر چین وسکون اتارا پھر کہیں جا کر ان کو قرار آیا، اس دن کے اس منظر کو بیان کرنے کے لیے تین آیتوں میں لفظ "سکینہ" یعنی چین وسکون کا ذکر آیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

"هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا"" وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان اُتارا تاکہ انہیں یقین پر یقین بڑھے اور اللہ

ہی کی مِلک ہیں تمام لشکر آسمانوں اور زمین کے اور اللہ علم و حکمت والا ہے" [فتح:۴] ارشاد باری تعالی ہے: "لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا" "بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے تو ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا" [فتح:۱۸] ارشاد باری تعالی ہے: "إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا" "جب کہ کافروں نے اپنے دلوں میں ضد رکھی وہی زمانۂ جاہلیت کی ضد تو اللہ نے اپنا اطمینان اپنے رسول اور ایمان والوں پر اُتارا اور پرہیز گاری کا کلمہ اُن پر لازم فرمایا اور وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل تھے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے" [فتح:۲۶]

اور یہ بات بالکل حق ہے کہ اللہ تعالی کا ذکر کرنے سے، اس کی عظیم عظمتوں کو محسوس کرنے سے، اور اس کی معیت کا احساس کرنے سے قلب کو سکون ملتا ہے، سینوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے، اور دلوں کو نئی زندگی مل جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ" "جو ایمان لائے اور ان کے دلوں کو اللہ کے ذکر سے اطمینان آتا ہے، سن لو! اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان ملتا ہے" [رعد:۲۸] ارشاد نبوی ﷺ ہے: اس کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا ہے، ایک مردہ اور زندہ کی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جو لوگ بھی اللہ کے گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، اور آپس میں اس کو پڑھتے ہیں، تو ان پر (اللہ کی جانب سے) سکون نازل ہوتا ہے، اور رحمت ان کو اپنے سائے میں ڈھک لیتی ہے، ملائکہ ان کو اپنے جھرمٹ میں لے لیتے ہیں، اور اللہ تعالی ان کا تذکرہ اپنی مجلس میں کرتا ہے۔

اور ہم لوگوں کو بھی اپنی ہر عبادت میں اطمینان وسکون اختیار کرنے کا حکم ملا ہے، کیوں کہ جب دل مطمئن ہوں، تو تمام اعضا پر سکون ظاہر ہوتا ہے، پھر عبادت میں خشوع وخضوع حاصل ہوتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جب تم اقامت سنو تو نماز کے لیے اس طرح آگے بڑھو کہ تمہارے اوپر اطمینان وسکون قائم ہو، اور دوڑو مت، جو رکعت تمہیں مل جائے اسے پڑھ لو اور جو چھوٹ جائے اسے بعد میں پورا کرلو" حج کے بارے میں ارشاد نبوی ﷺ ہے: اے لوگو! تم پر اطمینان وسکون کا ہونا ضروری ہے، کیوں کہ جلدی جلدی کرنے سے نیکی نہیں ملتی۔ نبی ﷺ نے ایک جنازے کو دیکھا کہ لوگ اسے جلدی جلدی لے جا رہے تھے تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا: سکون کے ساتھ لے جاؤ!

برادران اسلام

جس نے رمضان میں، اپنی نمازوں میں اور دیگر عبادات میں اطمینان وسکون کا ذائقہ چکھ لیا اس طرح سے کہ ان کو اس طرح سے ادا کیا جس طرح سے ان کو ادا کرنے کا حق تھا، تو وہ اس ماہ مبارک کے آخری عشرے میں خاص کر کے عبادتوں میں محنت کرے گا، کیوں کہ اس کو پتہ ہے کہ یہ آخری عشرہ کس قدر فضیلت واہمیت کا حامل ہے، اور اس میں عبادت کرنے میں کیا لطف آتا ہے۔ نبی ﷺ اس عشرے میں خصوصی طور پر عبادتوں میں محنت کیا کرتے تھے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ ﷺ اپنے ازار (تہبند) کو باندھ لیا کرتے تھے، شب بیداری کرتے اور بعد میں اپنے گھر والوں کو بھی جگا دیتے۔ آپ یہ بھی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس طرح سے رمضان کے آخری عشرے میں محنت کرتے تھے، دوسرے ایام میں نہیں کرتے تھے۔

اس بات کو بھی ہم بتاتے چلیں کہ ایک دوسرے کی مدد کرنا، ایک دوسرے پر رحم کرنا اور غریب و محتاج کی مال کے ذریعہ مدد کرنا عبادت کا مغز ہے! اب چاہے یہ امداد زکات نکال کر ہو، یا صدقات کی کثرت کر کے یا پھر محتاجوں کو صدقۂ فطر دے کر ہو۔ اسلام میں یہ احکام اس لیے رکھے گئے تاکہ محبت کی فضا قائم ہو اور پورا معاشرہ ایک جسم کی طرح ہو جائے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: مومنوں کی مثال ایک دوسرے سے محبت کرنے میں، ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کرنے میں، اور ایک دوسرے پر مہربانی کرنے میں ایک جسم کی طرح ہے، جب اس کا کوئی ایک عضو تکلیف میں ہوتا ہے تو پورا جسم بخار اور شب بیداری کے اثر سے تڑپتا رہتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جس نے کسی مومن سے دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کی تو اللہ تعالی قیامت کے روز اس کی مصیبت کو دور کرے گا، جس نے کسی تنگ دست کے لیے آسانیاں پیدا کیں تو اللہ تعالی دنیا و آخرت میں اس کے لیے آسانیاں پیدا فرمائے گا، جس نے کسی مسلمان کی عیب پوشی کی تو اللہ تعالی دنیا و آخرت میں اس کی عیب پوشی فرمائے گا اور اللہ تعالی اس وقت تک بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔

اے اللہ ہمیں جہنم سے بخشش کا پروانہ عطا فرما دے اور ہم پر رحم فرما

اور ہمارے ملک مصر اور دنیا کے سارے ملکوں کی حفاظت فرما!